سازشوں سے بچنے کی راہ

سید ریاض حسین شاہ

سازشوں سے بچنے کی راہ

خطبات

(19)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیئے!

آج ہم اپنی بات یہاں سے شروع کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو مذہب، دین اور عاقبت ساز اصولوں کا غلبہ پسند نہیں کرتے وہ مسلمانوں کو بکھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مادی زندگی کی لہر کو اس کے فاسد مظاہر اور مہلک جراثیم کے ساتھ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے دوست نما دشمن انہیں علوم و معارف، صنعت و حرفت، صلاح و فلاح اور مفید انتظامی اہلیت سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معاشرتی اور معاشی تباہی کا کرونا وائرس بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ ارزاں کیا جا رہا ہے۔

یہ حقیقت ہے

آج کے مذہب کو اس کے حال پر نہیں چھوڑا گیا۔ مکار ذہن سلامتی اور ذہنی سکون کے ہر نسخۂ شفا کو زہر قرار دینے میں چابک دستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ انسانیت کا خاتمہ ہو رہا ہے اور بہیمیت کی تحریک زور و شور سے آگے بڑھائی جا رہی ہے۔ متعصّبانہ رویوں کو آشکار کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ اُمت مسلمہ کے اُمت ہونے کا شعور فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہے۔

مذہب کا دیس نکالا

ایک طویل عرصہ کی جانگسل جنگ مذہبی سوچوں کی دریاں لپیٹ رہی ہے۔ ممالک سے مذہبی سوچیں رخصت کر دی گئی ہیں۔ عدلیہ، مدرسوں اور سکولوں سے افکارِ عالیہ کی خوشبو دور رکھنے کی شعوری کوشش ہو رہی ہے۔ مختلف وائرسوں کی جدید سازش علم و عرفان کے دانشکدے مقفل کر رہی ہے۔

ذہن سے بدن تک ”میرا بدن میری مرضی“ ایسی سوچیں معتمد بنائی جا رہی ہیں۔ عساکر اسلامی جہاں جہاں ہیں ان کی سوچیں ملحدانہ ہو رہی ہیں۔ کائنات میں صرف مادہ اور مادہ رہے روحانیت نہ ہو۔ یہ خلافِ فطرت ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ روحانیت اور مادہ دونوں کے امتزاج کو حسین بنانا یہی اسلام کی دعوت ہے۔ خاکم بدہن مذہب کی رفتار کم کی جا سکتی ہے لیکن اس کو دیس نکالا دے دینا کبھی ممکن نہ ہو گا۔

پانچ خوفناک راستے

ملحدانہ تہذیبوں کے پرچم بردار اس کوشش میں ہیں کہ اللہ پر ایمان کو شک اور غیر یقینی کے سپرد کر دیا جائے۔ دراصل ایمان ہی ہر برائی کے سامنے ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ جزا سزا اور آخرت پر جب یقین نہ رہے گا تو اعمال صالحہ کا حسن کہاں قائم رکھا جا سکے گا۔ اس بارے میں قرآن حکیم شعور کی تاریں محکم ہاتھوں سے نذرِ حرکت کرتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ

”وہ دنیا کی زندگی کا ظاہر ظاہر ہی جانتے ہیں اور آخرت سے وہ لوگ بے خبر ہیں“۔

(سورۂ روم: 7)

لوگ جو بھی ہیں، علم کی جس سطح پر کام کر رہے، ایجادات ان کے ہاتھوں میں موم ہیں۔ ملیک و مقتدر ہونے میں ”انا ولا غیری“ کے ڈنکے بجا رہے ہیں اگر وہ باب نبوت سے دور ہیں تو ان کا سب کچھ دنیا کی ظاہری زندگی تک اور اس کے سطحی علم تک محدود ہے۔ اصل میں قرآن اعلان کر رہا ہے کہ وہ غافل ہیں اور وہ حقائق سے دور ہیں۔ انہیں کسی مرشد کامل کی ضرورت ہے جو دنیا کا حقیقی نقشہ انہیں بتا دے۔ ایک ایسا سمندر ان کے سامنے ہے، جس میں تسخیر امواج ان کے بس کا روگ نہیں۔ باب نبوت سے دور ہونے کی وجہ سے وہ جنتی مزاج نہیں رہے اور جب حقیقت کے بارے میں وہ کور مزاج ہو گئے ہیں تو انہیں کیا معلوم کہ سیادتِ جنت کن جوانوں کو سپرد ہو گی۔ وہی جنہوں نے ایمان و ہزیمت کا راستہ نہ چھوڑا۔ کربلا تو صرف ایک معرکے کی سکرین ہے یہاں تو قیامت تک اس فوج میں لوگ سپاہی بھرتی ہوتے رہیں گے۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

دوسرا خوفناک راستہ ہے لذتوں پر لٹو ہونا، خواہشات کو بے لگام چھوڑ دینا، طرح طرح کی لذت پرستیاں اپنا لینا، عورتوں کی بے جا محبت اور ان کی عشوہ طرازیوں میں ایمان کو بہا دینا جسم کی تباہی ہے۔ عقل کا ویران کر دینا ہے۔ خاندانی عزتوں کو بٹہ لگا دینا ہے۔ سورہ محمد کی ایک آیت کس قدر جھنجوڑتی ہے اور سوچوں کی ویرانگی کتنا عبرت ناک تصویر بناتی ہے۔

ارشاد باری ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ

”اور جو لوگ کفر والے ہیں وہ دنیا کے فائدوں میں پڑے ہیں اور چوپایوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور آگ اُن کا ٹھکانہ ہے“۔ (سورۂ محمد:12)

تیسرا خوفناک راستہ ہے دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے انسانی جذبوں سے محروم ہوجانا۔ افراد میں خودغرضی کا آجانا۔ خود کو دوسروں سے برتر بنانا اور سمجھنا۔ تعلیاں گانا، افراد فرد کی سطح پر اور قومیں قوموں کی سطح پر کمزوروں کو نگل جانا۔ کیا جدید دور میں یہ خودغرضی کی دردناک مثال نہیں کہ ویکسین ابھی تیار نہیں ہوئی مگر کینیڈا جیسے ممالک نے اتنی زیادہ خرید لی کہ وہ اپنے ایک ایک شہری کو نو نو مرتبہ لگا سکیں گے اور کمزور اقوام کا حال یہ ہے کہ شاید وہ 2024ء ویں بھی اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں ہوں گی۔ خودغرضی کا یہ طوفان قافلۂ انسانیت کو کہاں لے جائے گا دعاوی کا فضول تخمینہ اندازہ لگائیے کہ کہا جاتا ہے زمین پر انسانوں کا بوجھ زیادہ ہو گیا ہے، اس لیے وہ بوڑھے جو لائف کا لطف پا چکے ہیں سنا ہے کرونا ان بوڑھوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے یہودی منصوبہ ہے۔ کیا دورِ جہالت میں جو عورتیں زندہ درگور کی جاتیں تھیں۔ مغربی وحشی اقوام کے غیر انسانی منصوبے ان سے ملتے جلتے نہیں۔ سیرت کی ایک کتاب لکھی گئی اس کا نام ہے آؤ مل کر پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش کریں۔ اگر قافلۂ انسانیت کو یہ سعادت مل گئی تو پھر شاید انسانیت کی بچت ہوجائے وگرنہ آج کا انسان اور آج کی قومیں بربادی

کے راستے پر چل نکلی ہیں۔

ملاعبت وسیلہ مخادعت

چوتھا خوفناک راستہ ملاعبت، مخادعت اور منافقت کا ہے۔ گناہوں کو دلکش بنانے کے لیے سادہ دل مسلمان کو آئینے میں اتارنا ہے، اس کام کو آگے بڑھانے کے لیے نیم عریاں عورتیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ نفس اور نفسانیت کے لٹوقوی اور ناقوی مفتی فقہی بدمعاشیوں کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ بدکرداری اور بدتمیزی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ فحاشی، بے حیائی، شراب نوشی، رقص اور آلات ملاعبت عام کیے جا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ننگے جسموں کی نمائش کی جا رہی ہے۔ اعلیٰ طبقہ کے لیے تعلیم نئے نئے زاویوں سے ابھر رہی ہے۔ غریبوں کی تعلیم گاہوں سے دشمنی ہو رہی ہے۔ غریبوں کے سکول بند کیے جا رہے ہیں، تعلیم انڈسٹری بن چکی ہے۔ پہلے مصر کو لوٹا گیا پھر حجاز مقدس کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران میں فکری سیٹ اپ برباد کیا گیا۔ عراق میں دردناک خون کی ہولی کھیلی گئی۔ شام میں خون آشام بارودی لہروں نے تلاطم مچایا۔ پاکستان پر ہر جہت سے حملے ہوئے ابھی تک یہ طوفان تھمے نہیں بلکہ مخادعت کا نیٹ ورک مضبوط کیا جا رہا ہے۔ منازل کی پر غبار رونمائی کے لیے اعلیٰ مناصب پر دجال صفت لوگ فائز کروانے کی سعی ہو رہی ہے، ایسے میں اچھی سوچیں صرف قرآن کی تربیت گاہ سے پیدا ہو سکتی ہیں سنجیدگی کے ساتھ قرآنی فکر پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

معاشی تلبیس ایک شیطانی عمل

پانچواں خوفناک راستہ معاشی تلبیس ہے۔ سودی نظام کی تباہ کاریاں ہیں۔ اذہان کو مفلوج کر کے انہیں بے صلاحیت بنانا۔ بھاری بھرکم قرضے دے کر آزادیاں ختم کرنا ہے۔ اقتصادی مداخلت کے جواز پیدا کرنا ہے۔ بینکوں اور کمپنیوں کے ذریعے سب کچھ ہڑپ کر لینا ہے۔ تجارت پر قبضہ کر کے ممالک کی پیداواری صلاحیت سبوتاژ کر دینا ہے۔ معاشی اور معاشرتی سرطان کو مسلمانوں کی تباہی کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے، جیسے ماضی میں گھوڑی پال مربعے شیطانی

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

”بے شک یہ قرآن ہم نے ہی تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا اور بے شک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں“۔ (سورۃ الحجر:9)

وَ یَاۡبَی اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ یُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَ لَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ

”اور اللہ کو منظور نہیں بجز اس کے کہ وہ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا کیوں نہ کافر لوگ اسے برا جانیں“۔ (سورۃ توبہ:32)

کافر لوگ، منکرین کتنا ہی برا منائیں اور کوشش کریں اور مال کھپائیں بہر حال اللہ نے اسلام کے نور کو مکمل کرنا ہے۔ اس نے ایسے لوگ پیدا کرنے ہیں جن کے دم قدم سے اسلام پوری دنیا میں پھیلے گا۔

مسلمانوں کو مراجعت کی ضرورت ہے

یہ بات درست ہے کہ مسلمانوں کی اٹھان کے خلاف زہریلی سازشیں ہو رہی ہیں لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ زندگی کے ہر گوشے اور ہر زاویے سے اسلام کی طرف دیوانہ وار رجوع کی حرکت محسوس ہو رہی ہے۔ منکرین کا میرے خیال میں یہ آخری حملہ ہے، اس اقتصادی اور بیالوجیکل حملے کو مسلمانوں نے اگر پسپا کر دیا تو مادی تمدنوں اور متحاسدانہ رویوں کے بلند و بالا محلات انہی کے متوالوں پر گر پڑیں گے۔ سمجھنے کے لائق بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی روحیں اپنی اصل کی طرف مراجعت کر رہی ہیں۔

کام کا تسلسل ٹوٹنے نہ دیں

اپنی نجی اور خاندانی زندگی میں کام کا تسلسل ٹوٹنے نہ دیں۔ کوشش کریں کہ ہر روز وگرنہ ہر دوسرے دن اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ ضرور بیٹھ جائیں اور انہیں قرآن سمجھائیں اور قرآن سیکھنے کی تحریک عام کریں اور عصری علوم پر بھی گرفت ڈھیلی نہ کریں۔ مسلمانو! کرونا کی سازش تمہارے بچوں کو جاہل بنانے کے لیے ہے۔ دوزخی مخلوق کی افزائش کے لیے ہے۔ دوسرا کام یہ کریں کہ ہر آدمی پانچ پانچ آدمیوں کی رفاقت قائم کرے اور اہداف دینی کا آپس میں تکرار

کرتے رہیں۔ سیرت شریفہ سننے اور سنانے کا اہتمام کریں۔ بڑے بوڑھوں کی عزت کریں اور ان کی رہنمائی میں دین مضبوط کرنے والی حکمتیں اختیار کریں۔ کام کی پراگرس کو مخفی رکھیں۔ خوشبو کی طرح شعائر کے پھولوں کے ساتھ تمہارا ربط رہنا چاہیے۔

ہو سکے تو سب یاد کرلو

سنن ابی داؤد کی حدیث ہے:

> ”وہ وقت قریب ہے جب قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو یوں بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے کھانے کے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! کیا اس وقت ہماری تعداد تھوڑی ہوگی؟ فرمایا نہیں بلکہ اس وقت تم بہت زیادہ ہوگے مگر تم سیلاب کی جھاگ کی مانند ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دے گا ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وہن کیا چیز ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت“۔

اللہ کی محبت سب سے بڑی کرامت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”دنیا کی محبت وہن ہے اور موت سے محبت ایمان ہے“۔ خدا کی باتیں روحوں کی زبان ہے۔ جہاں غافل بیٹھے ہوں وہاں اللہ کی باتیں ضرور کریں۔ تمہاری روح تمہاری ہم نوا ہوگی وہ پر اسرار معانی کا انکشاف تمہیں تحفہ بنا کر دے گی۔ آپ تنہا ہوں یا جگری دوستوں کے حلقہ میں آپ سے اپنی روح اور رب الارواح باتیں کریں گے۔

سامعین!

روحانی زندگی مزیدار ہوتی ہے۔ مسلسل کانوں میں محبوب کی آوازیں گونجتی ہیں بلکہ محبوب کی تصویر پلکوں کو محوِ خواب ہونے سے روکتی ہے سانسوں کی زنجیر ٹوٹنے سے عام لوگ ڈرتے رہتے ہیں لیکن عاشقِ حق موت کی محبت میں چور ہوتا ہے، اس کے نزدیک مضبوط ترین دوست

موت ہی ہوتی ہے۔ بے شک موت تو ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتا ہے۔

خطبے کا مضبوط حصّہ

اب تک جو کچھ آپ نے سنا ہے وہ تو خیالات کے بادشاہ تھے جنہیں سپاہ کی طرح منظم کیا جا رہا ہے۔ اب ایک ایسا وعظ آپ کو سنایا جاتا ہے جو قرآنی ہے، ایمانی ہے، زعفرانی ہے، وجدانی ہے بلکہ وہ رحمانی ہے۔

ارشادِ باری ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

”اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے دلنشین نصیحت آ گئی ہے اور سینوں کی بیماریوں کے لیے شفا اور ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کے لیے، فرما دو! اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہاں اسی سے چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں وہ اُس سے کہیں اچھی ہے جسے وہ جمع کر رہے ہیں“۔

(سورۂ یونس: 57)

آیت اعلان کرتی ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب وہ روحانی پیاس محسوس کریں گے اور تشنگی ان کے قلوب اور ارواح میں بے چینی پیدا کر دے گی۔ یہ وقت باطنوں کے آشکار ہو جانے کا ہوگا۔ اس وقت شفا قرآن ہی سے ملے گی اور بے چینی کا درد قرآنی رحمت ہی سے دور ہوگا۔

دونوں آیتیں ترتیب سے ان حقائق کو بے نقاب کرتی ہیں:

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے موعظت آئی ہے:

(1) قرآن موعظت ربانی ہے

(2) قرآن جمیع انسانیت کے لیے ہے

(3) ربوبیت کے سارے راز قرآن میں ہیں

(4) بیماریاں جتنی بھی سینوں میں گھٹن پیدا کرتی ہیں قرآن ان کے لیے شفا ہے

(5) قرآن ہر قسم کی ہدایت کا ضامن ہے

(6) قرآن کو ماننے والے حصارِ رحمت میں ہوتے ہیں

(7) قرآن خطابت مصطفوی کی لذتیں لیے ہوئے ہے

(8) اللہ کا فضل قرآن اور صاحبِ قرآن ہیں ان کی آمد پر جشن نذر خوشیاں منانی چاہییں

(9) اللہ اور اس کا رسول رحمت ہیں۔ ان سے ربط نسیم نو بہاری سے زیادہ سکون پرور ہے

(10) قرآن نے خوشیاں منانا بیان حال نہیں کیا بلکہ حکم دیا ہے کہ فضل اور رحمت والے خوشیاں منائیں

(11) جو کچھ انسانوں نے جمع کیا ہے سب سے بہتر اللہ اور اس کے رسول سے ربط و محبت ہے

(12) قرآن اور صاحب قرآن سے تعلق والا سب سے زیادہ خزائن کا مالک ہوتا ہے۔

* * *

دعا اور مناجات

رب کریم!!

رب رحیم!!

رب جلیل و عظیم!

دلوں اور روحوں کو لطافت عطا فرمائیے

لفظوں اور حرفوں کو مہر و محبت کے دیے بنا دے

اے اللہ! حاسدین سے پناہ دے

ان بیچاروں اور ظلمت ماروں کے حال پر بھی رحم فرما انہیں معلوم نہیں؟؟

جس سے حسد کیا جاتا ہے حاسدین اس کے مقابلے میں کمتر ہوتے ہیں

اے اللہ! بندہ نوازی کی عادت مرحمت فرما

اصل میں تعریف کرنے والا، نوازنے والا اور عزت دینے والا

ہمیشہ اللہ کے فضل سے بڑا ہوتا ہے

گالیاں بکنے والے!

غیبت کرنے والے

سب وشتم کرنے والے

اور حسد میں کڑھنے والے

کمینے اور کم ظرف ہوتے ہیں

اے اللہ! رحم کر ہوسکتا ہے ان کی اولادیں ہی اچھی ہو جائیں

امین یارب العلمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

* * *